ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

لوۂ حسنِ ازل کے آئینہ داروں کو دیکھ
لالہ زاروں کو سمن زاروں کو گلزاروں کو دیکھ

ہل دل آرام دیتے ہیں دل آزاروں کو دیکھ
برگِ گل کے سایۂ گلرنگ میں خاروں کو دیکھ

التیں ٹوٹے دلوں کی دیکھنی ہیں گر تجھے
جاگ ہنگامِ سحر اور ڈوبتے تاروں کو دیکھ

ولتِ دنیا تو کیا، ہیں بے نیازِ دو جہاں
منعم کو نہ نظر ان کے طلبگاروں کو دیکھ

ندگی کی عشرتوں میں غم سے گھبراتا ہے کیوں
خار بھی دامن میں ہیں پھولوں کے گلزاروں کو دیکھ

بتوں سے دے رہے ہیں اپنی یہ درسِ خودی
خامشی بھی ان کی ہے تقریر کہساروں کو دیکھ

امیابی کی ضمانت ہے مذاقِ جستجو
زندگی میں زندگی آموز آثاروں کو دیکھ

فر و ایماں میں نہیں باقی ہے کوئی امتیاز
رشتۂ تسبیح سے پیوستہ زنّاروں کو دیکھ

بنمِ تر، بوئے گل، رنگِ چمن، موجِ ہوا
کس طرح گرمِ سفر ہیں ان سبکساروں کو دیکھ

ل کی آنکھوں سے گل و لالہ کی اک دن سیر کر
یعنی آغشتہ بخوں ان کے دلِ افگاروں کو دیکھ

راہ میں گرمِ سفر رہنا ہی منزل ہے تری
تو نہ منزل کو نہ منزل کے طلبگاروں کو دیکھ

بصرہ تو خود ہی کرلے اپنی مشقِ ناز پر
اپنے خون آلودہ پیکانوں کو سوفاروں کو دیکھ

ر جھکا کر ہیں ندامت سے طلبگارِ کرم
مالکِ روزِ جزا اپنے گنہگاروں کو دیکھ

گُل تو ہیں بیگانۂ رسمِ محبت اے آلم
جو لپٹ جاتے ہیں دامن سے تو ان خاروں کو دیکھ